ابن منظور کہتے ہیں: ''الجہل: نقیض العلم،، ''جہالت علم کی ضد ہے،، (لسان العرب: ۱۱/ ۱۲۹)۔ کہا جاتا ہے جہالت ہر برائی کی جڑ ہے، اور جاہل شخص خود اپنے نفس کا دشمن ہوتا ہے، جہالت اور بیوقوفی میں ایسا کام کر جاتا ہے جس کا وبال خود اسی پر ہوتا ہے، کہا جاتا ہے کہ ایسا شخص بھی جاہل ہے جو ایسا علم حاصل کرے جس کا وہ محتاج اور ضرورتمند نہیں ہے جیسے علم نجوم وغیرہ، اور جس علم کا وہ محتاج ہے اسے ترک کردے جیسے اپنے دین پر (عمل کے لئے) قرآن وسنت کا علم حاصل کرنا (حوالہ سابق: ۱۱/ ۱۳۰) علامہ جرجانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ھو اعتقاد الشیء علی خلاف ماھو علیہ،، جہالت یہ ہے کہ: کسی چیز کو اس کی حقیقت وسچائی کے خلاف سمجھنا جس پر وہ ہے، (التعریفات للجرجانی ۸۰) امام مناوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''ایسے امور ومعاملات جس سے آدمی کو آگاہ کیا گیا ہو اور بغیر علم کے اس سے آگے بڑھنا حقیقت میں جہالت ہے،، (التوقیف: ۱۲۳)

اور اسی مفہوم میں نبی کریم ﷺ کہ یہ حدیث کہ: ''اے ابوذر! تمہارے اندر جاہلیت کی خصلت موجود ہے،، (صحیح بخاری: ۳۰) یہاں جاہلیت: اسلام سے پہلے کا وہ دور جس میں لوگ اللہ تعالی کی معرفت، نبی کریم ﷺ کی رسالت اور دین وشریعت کی تعلیمات سے جاہل تھے، حلال وحرام کی کوئی تمیز نہ تھی، باپ دادا کے نام و نسب پر فخر کرتے، کبر وغرور میں مبتلا اور ظلم وجہالت کی زندگی گزارتے تھے،، اسی معنی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول: إنی نذرتُ فی الجاھلیہ أن اعتکف لیلۃ / بخاری: ۲۰۴۲) میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات اعتکاف کروں،، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول: کان النکاح فی الجاھلیۃ علی اربعۃ انحاء (بخاری: ۵۱۲۷) دور جاہلیت میں چار قسم کے نکاح ہوتے تھے،، اسی سے بعض صحابہ کا یہ قول: یارسول اللہ کنا فی جاھلیۃ و شر (بخاری: ۷۰۸۴، مسلم: ۱۸۴۷) اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر وفساد میں تھے،، جہالت کے اصل معنی کی بنا پر بعض گروہ کو بھی جاہلیت کی طرف نسبت کرکے ذکر کیا گیا: جیسے جاہلی دور کے شعراء وغیرہ، اس تفصیل کے بعد امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ,, من لم یعلم الحق فھو جاھل جھلا بسیطا، فان اعتقد خلافہ فھو جاھل جھلا مرکبا فان قال خلاف الحق عالما بالحق، او غیر عالم فھو جاھل ایضا، کما قال تعالی: واذا خاطبھم الجاھلون

قالو اسلاما (الفرقان: ۶۳) (اقتضاء الصراط المستقیم: ۱/ ۲۵۶)'' جو شخص حق نہیں جانتا وہ مطلقا جاہل ہے، اور جو شخص حقیقت کے خلاف اعتقاد رکھے وہ جاہل مرکب ہے، پس جو شخص حق کا علم رکھتے ہوئے حق کے خلاف کہے، یا سرے سے علم ہی نہ رکھے تو ایسا شخص بھی جاہل ہے، جیسے اللہ کا ارشاد: ایمان والوں کا شیوہ یہ ہے کہ'' اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے،،

جہالت کی اسی حقیقت کو حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں بیان کیا تھا: ''اے بادشاہ سلامت! ہم ایک جاہل قوم تھے، بتوں کی عبادت کرتے تھے، مردار کھاتے، فحاشی کا ارتکاب کرتے، رشتہ داریوں کو توڑ دیتے تھے، پڑوسیوں کے ساتھ برا سلوک کرتے، ہم میں طاقتور ضعیف کو کھا جاتا، یہاں تک کہ اللہ تعالی نے ہمیں میں سے ہمارے پاس ایک رسول بھیجا، جس کا نام و نسب اور اس کی صداقت وامانت اور پاکدامنی کو ہم پہچانتے تھے، اس نے ہمیں ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلایا، کہ ہم اور ہمارے آباء واجداد جن بتوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے اسے چھوڑ دیں، اور سچائی وامانت داری، صلہ رحمی، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک، نماز قائم کرنے اور زکاۃ دینے کا حکم دیا۰۰۰ ہم اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی،، (صحیح سیرہ النبویہ: ۱/ ۱۷۴) معلوم ہوا شریعت اور دین علم اور روشنی ہے، اس کے برخلاف ہر شیء جہالت ہے،

امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''کبھی تو برسبیل مذمت اس شخص کو جاہل کہا جاتا ہے اور ایسا اکثر ہوتا ہے، اور کبھی تو یوں ہی برسبیل مثال جاہل کہہ دیا جاتا ہے''، جیسے اللہ تعالی کا ارشاد: ''نادان لوگ ان کی بے سوالی کی وجہ سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں،، (البقرہ: ۲۷۳) یعنی وہ لوگ ان کی حالت کو نہیں جانتے نہ کی مذموم جہالت مراد ہے،

امام راغبؒ لکھتے ہیں: جہالت کی تین قسمیں ہیں: (۱) یہ کہ انسان کا دل ودماغ پوری طرح علم ومعرفت سے خالی ہو، (۲) یہ کہ انسان کسی چیز کے بارے میں اس کی اصل اور حقیقت کے خلاف عقیدہ اور خیال رکھے، (۳) یہ کہ انسان کا فکر وفہم صحیح ہو یا غلط مگر اس کا عمل اس سچائی اور حقیقت کے خلاف ہو، جیسے عمدا نماز کا ترک کرنا، ایسی ہی

جہالت کا ذکر اللہ نے اس آیت میں کہا ہے: ''اور موسی علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے، تو انہوں نے کہا: ہم سے مذاق کیوں کرتے ہو؟ آپ نے جواب دیا کہ میں ایسا جاہل ہونے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں''۔ (البقرہ: ۶۷) یہاں مذاق کو جہالت کا فعل قرار دیا گیا، اللہ تعالی نے جہالت ونادانی اور جاہلوں والے عمل سے دور رہنے کی تاکید فرمائی ہے: نبی کریم ﷺ کو خطاب کرکے فرمایا: آپ درگزر کو اختیار کریں، نیک کام کا حکم دیں، اور جاہلوں سے کنارہ کش ہوجائیں۔ (الاعراف: ۱۹۹) اسی طرح اللہ تعالی نے فرمایا: جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ۔ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ (الاسراء: ۳۶) یہی تین اعضاء علم حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالی ان سے سوال کرے گا،، اسی طرح اللہ تعالی نے فرمایا: ''اے مسلمانوں تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو، ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہونچا دو، پھر اپنے کئے پر پشیمانی اٹھاؤ،، (الحجرات: ۶) صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ لکھتے ہیں: ''اس میں ایک نہایت ہی اہم اصول بیان فرمایا گیا ہے جس کی انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر نہایت اہمیت ہے، ہر فرد اور ہر حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس کے پاس جو بھی خبر یا اطلاع آئے بالخصوص بدکردار، فاسق اور مفسد قسم کے لوگوں کی طرف سے تو پہلے اس کی تحقیق کی جائے تاکہ غلط فہمی میں کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو،، (تفسیر احسن البیان)۔ موجودہ دور میں جھوٹ اور جہالت کے فروغ میں جدید وسائل کا بہت بڑا حصہ ہے، نادانی میں انسان کسی بھی شخص اور جماعت کے خلاف ایسی ایسی خبریں اور افواہیں نشر کرتا اور پھیلاتا ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، اور دینی حیثیت سے ایسا عمل ایک مسلمان کی دینداری اور ثقاہت کے منافی ہی نہیں بلکہ شرعی جرم ہے،

پختہ علم کے بغیر شریعت اور دین کے کسی مسئلے میں کلام کرنا، بغیر علم کے فتوی بازی کا بازار گرم کرنا وبال جان ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک سفر میں نکلے، ایک شخص ہم میں سے پتھر لگنے سے زخمی ہوگیا، پھر اسے احتلام ہوگیا، اس نے دریافت کیا کہ تیمم کرنے کے لئے کوئی رخصت ہے؟ لوگوں نے کہا: تو پانی پر

قدرت رکھتا ہے اس لئے ہم تیرے لئے کوئی رخصت نہیں جانتے، پس اس نے غسل کر لیا اور انتقال ہوگیا، جب ہم نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو اس واقعہ کی خبر دی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تمہیں قتل کرے تم نے اسے قتل کر دیا، جب نہیں معلوم تھا تو کیوں نہیں سوال کیا؟ بیشک! جہالت کا علاج پوچھ لینے میں ہے، (ابوداؤد، حسنہ الالبانی: ۳۶۳)

شرک وبت پرستی کی بنیادی وجہ جہالت:

جہالت انتہائی خطرناک مرض ہے جس کے بطن سے ہوی پرستی، محارم کی بے حرمتی، جرائم کا ارتکاب، اورشرک و بت پرستی، بدعات وخرافات جنم لیتی ہے، لاعلمی اور جہالت اللہ کے ساتھ شرک جیسے بدترین گناہ میں ملوث ہوجانے کا ذریعہ بنتی ہے: اللہ تعالی نے نوح علیہ السلام کی قوم کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا: ’’اورانہوں نے کہا کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ہی ودّ، سواع، یغوث، یعوق اورنسر کو چھوڑنا (نوح: ۲۳) سلف کی ایک جماعت نے اس آیت کی تفسیر میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو نقل کیا ہے: کہ یہ قوم نوح کے صالح لوگ تھے، جب ان کا انتقال ہوگیا تو شیطان نے ان کی قوم کو سجھائی دیا کہ (انسیت حاصل کرنے اور یادگار کے لئے) یہ جہاں بیٹھتے تھے ان کی جگھوں پر ان کے نام کے مجسّمے بنا کر نصب کردو، تو انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر جب تک (مجسمہ بنانے والے) موجود تھے ان بتوں کی عبادت نہیں کی جاتی تھی، یہاں تک کہ جب یہ لوگ بھی ہلاک ہوگئے (توان بتوں کے نصب کئے جانے کا جو مقصد تھا) وہ علم اٹھ گیا توان مجسموں کی عبادت کی جانے لگی،، (صحیح بخاری: ۴۹۲۰)

معلوم ہوا کہ ہر دور میں شرک وبدعت کے پھیلنے اورسماج ومعاشرہ کے اس برائی میں ملوث ہوجانے کی اصل وجہ لاعلمی اور جہالت ہے، اورآج اس کی مثالیں ہرگلی کوچے میں دیکھی جاسکتی ہے، بنی اسرائیل کی گمراہی کا ذکرکرتے ہوئے اللہ تعالی فرماتا ہے: ’’اورہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پاراتاردیا، پس ان لوگوں کا ایک قوم پر گزر ہوا جواپنے چند بتوں کی عبادت میں لگے ہوئے تھے، کہنے لگے: اے موسی! ہمارے لئے بھی ایک ایسا ہی معبود مقرر کردیجئے جیسے ان کے یہ معبود ہیں، آپ نے فرمایا کہ واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے، یہ لوگ جس کام میں لگے ہیں یہ تباہ کیا جائے گا اوران کا یہ کام محض بے بنیاد ہے۔ (الاعراف: ۱۳۸۔۱۳۹) موسی علیہ السلام کو معلوم تھا کہ جہالت

ونادانی ہی وہ اصل سبب ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ شرک جیسے تباہ کن جرم میں ملوث ہوئے، حالانکہ ابھی ابھی اللہ تعالی نے انہیں فرعون جیسے ظالم وسرکش سے نجات عطا کی ہے، اوراس کی قدرت کی عظیم ترین نشانیوں کوانہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا ہے مگر نادانی اور لاعلمی نے انہیں بچھڑے کی بت پرستی پر لگادیا، حتی کہ نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ کفار کے طریقے اور عمل کو دیکھ کر لاعلمی میں متاثر ہوگئے اور نبی کریم ﷺ سے اس شرکیہ عمل کا مطالبہ کربیٹھے: ابوواقد اللیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ حنین کی طرف نکلے، اور ہم ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، مشرکوں کے لئے ایک بیری کا درخت مخصوص تھا جہاں وہ ٹھہرتے اوراپنے ہتھیاروں کو (تبرک کے لئے)لٹکاتے تھے، جسے ذات انواط کہا جاتا تھا، ہمارا گزر اس بیری کے درخت کے پاس سے ہوا تو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے بھی ایسے ہی ذات انواط بنادیجئے جیسے ان کافروں کے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے تعجب سے کہا: اللہ اکبر! اور فرمایا: قسم ہے اس ذات کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم لوگوں نے وہی بات کہی ہے جو بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام سے کہا تھا۔ (الترمذی: ۲۱۸۰، صححہ الالبانی)

اسی طرح جہالت اوراپنے دین کی پاکیزہ تعلیمات سے لاعلمی ہی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان معاشرہ ہنود ومجوس اور غیر مسلموں کے تہواروں پر خوشیاں مناتا اور گلی چوراہوں پر پٹاخیں پھوڑتا نظر آتا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: من تشبَّہَ بقوم فھو منھم (صحیح الجامع: ۶۱۴۹) جو غیروں کی مشابہت اُختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے،،

آدمی کا عمل درست ہونے کے لئے صرف نیک جذبہ ہونا کافی نہیں ہے، بلکہ اس شوق اور جذبے کے ساتھ ضروری ہے کہ اس کا وہ عمل کتاب سنت کی روشنی میں ہو، اللہ تعالی فرماتا ہے: ’’کہہ دیجئے کہ اگر (تم کہوتو) میں تمہیں بتادوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ وہ ہیں کہ جن کی دنیوی زندگی کی تمام ترکوششیں بے کار ہوگئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں،، (کہف: ۱۰۳) صحیح اور غلط، سنت اور بدعت کا علم نہ ہوتو آدمی کسی بھی کھائی میں گرسکتا ہے، اس کے اعمال تباہ وبرباد ہوسکتے ہیں، لہذا ہمیں اپنے نفس سے جہالت کو دور کرکے پختہ علم حاصل کرنی چاہیے، اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Smile Print, Chembur 9819889864

ترتیب:

محمد ارشد سِکراوی

ناشر:

البر فاؤنڈیشن

۸۱/۸۲، کوٹ والا ہاوس، ڈاکٹر ماسکرانہاس روڈ،
سیتا پھل واڑی، مجگاؤں، ممبئی ۴۰۰۰۱۰۔
موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229
ای میل: albirr.foundation@gmail.com ویب سائٹ: www.albirr.in